|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر : 144612280170

میت (نثار)اس کے ورثاء میں1 بیوی، 1 بیٹی، چار (4) بیٹےہیں

ترکہ:

1: امریکہ میں ایک گھر (جس میں ابھی بیوی اور دو بیٹے رہتے ہیں) یہ گھر میت کے نام پر لون پر لیا تھا اور گھر کا لون جو بیٹے رہتے ہیں وہ دیتے ہیں ہر مہینے

2: پاکستان میں ایک گھر جو تقریبا 70 لاکھ روپے کا ہے جس کا ہر مہینے کرایہ آتا ہے ۔

3: پاکستان میں زمین جو $ 2 lac کی ہے پاکستانی روپے مجھے پتہ نہیں ہیں۔

4: پاکستان میں ایک گھر اور ہے جو میت نے اپنی بیوی کے نام پر لیا تھا اور وہ ان کی بیوی کا ہے اس کا بھی کرایہ آتا ہے۔

**وصیت :** مرنے سے پہلے میت نے کہا تھا پاکستان میں میرا جو گھر ہے وہ میری بیٹی کا ہے اور جو زمین ہے میرے چار بیٹوں کی ہے لیکن نام کسی کے نہیں کیا تھا بس زبانی سے بولا تھا۔

**وضاحت:**میت کے والدین کا انتقال میت سے پہلے ہوچکا۔

یہ ترکہ ان کے ورثاء کے درمیان شرعی اعتبار سے کس طرح تقسیم ہوگا۔

مستفتی:عبد اللہ

معرفت مولانا نعیم احمد خان صاحب

**الجواب حامدا ومصلیا**

1۔ صورت مسئولہ میں مرحوم نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم کے ذمہ کچھ قرض(جیسے مکان کا جو لون باقی ہے،یابیوی کا مہرجو ادا نہیں کیا) وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (72) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سے مرحوم کی بیوہ کو(9) حصے،مرحوم کے ہرایک بیٹے کو(14)حصے،اور مرحوم کی بیٹی کو(7)حصہ دیے جائیں گے۔

|  |  |  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| 8/72 | | | | | |
| بیوہ | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹی |
| 1 | 7 | | | | |
| 9 | 14 | 14 | 14 | 14 | 7 |

یعنی اگر ترکہ(100) روپے ہوتو اس میں سےمرحوم کی بیوہ کو (12.5)روپے،مرحوم کے ہر ایک بیٹے کو(19.44)روپے اور مرحوم کی بیٹی کو(9.72)روپے دیے جائیں گے۔

2۔ واضح رہے کسی بھی چیز کو ہبہ (گفٹ) کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس چیز کو گفٹ یا ایسے الفاظ جو مالک بناکر دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں،کہہ کر دیا جائے اور واہِب (ہبہ کرنے والا) اس موہوبہ چیز (جس چیز کا ہبہ کیا جارہاہے) کو موہوب لہ (جس کو ہبہ کررہا ہے) کے نام کرنے کے ساتھ اس کا مکمل  قبضہ اور تصرف بھی دے دے، اور ہبہ کے وقت موہوبہ چیز سے اپنا تصرف مکمل طور پر ختم کردے،اگرگفٹ کےالفاظ استعمال نہیں کیے،یااس چیز کامکمل قبضہ نہیں دیاتوصرف نام کردینے سے شرعاً  گفٹ  مکمل نہیں ہوتا، بلکہ وہ چیز گفٹ کرنے والے کی ملکیت میں برقرار رہتی ہے۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں اگرمیت (نثار)نے مکان خرید کر صرف بیوی کے نام کیا تھا، اس مکان کا  قبضہ بیوی کو نہیں دیا اور وہ میت(نثار) کے ہی زیر تصرف رہا تو شرعاً یہ مکان بدستورمیت (نثار) کی ملکیت میں ہی ہے، اور اب وہ ان کے انتقال کے بعد ان کا ترکہ شمار ہوگا اور ان کے تمام شرعی ورثاء میں شرعی حِصص کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

3۔ وارث کے لیے وصیت کرنا شرعاً معتبر نہیں ہے،ورثاء پر ایسی وصیت پر عمل کرنا لازم نہیں ہے،ہاں! اگر تمام بالغ ورثاء بخوشی اس وصیت پر عمل کرنے پر آمادہ ہوں، تو اس کی اجازت ہے، ورنہ ہر وارث کو اس کا وہی حصہ دینا ضروری ہے، جو شریعت نے اس کے لیے مقرر کیا ہے۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں"مرنے سے پہلے میت نے کہا تھا پاکستان میں میرا جو گھر ہے وہ میری بیٹی کا ہے اور جو زمین ہے میرے چار بیٹوں کی ہے لیکن نام کسی کے نہیں کیا تھا بس زبانی سے بولا تھا"یہ وارث کے لیے وصیت ہےیہ شرعاً معتبر نہیں ہے ،البتہ اگر تمام بالغ ورثاء بخوشی اس پر راضی ہوں تو اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

لما فی رد المحتار:

لو قال: جعلته باسمك، لا يكون هبة۔

(ج5،ص689،ط سعید،کراتشی)

لما فی الدر المختار:

(وتتم) الهبة (بالقبض) الكامل (ولو الموهوب شاغلا لملك الواهب لا مشغولا به) والأصل أن الموهوب إن مشغولا بملك الواهب منع تمامها،وإن شاغلا لا،فلو وهب

جرابا فيه طعام الواهب أو دارا فيها متاعه، أو دابة عليها سرجه وسلمها كذلك لا تصح وبعكسه تصح في الطعام والمتاع والسرج فقط لأن كلا منها شاغل الملك لواهب لا مشغول به لأن شغله بغير ملك واهبه لا يمنع تمامها كرهن وصدقة لأن القبض شرط تمامها وتمامه في العمادية۔

(ج5،ص690،ط سعید،کراتشی)

لما فی الھندیۃ:

ولا تجوز الوصية للوارث عندنا إلا أن يجيزها الورثة۔

(ج6،ص90،ط رشیدیہ،کوئتہ)



28/12/1446ھ

26/06/2025ش

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

28/12/1446ھ

26/06/2025ش